عہد رسالت میں صحابیات کی طبی خدمات کا جائزہ

An Overview of Health Services of ╥ a ╒ ┐ biyy┐ t in the Prophet's Era

نوشین بی بی*

ڈاکٹر عطاء الرحمان**

Abstract

The following research paper contains an overview of the medical services provided by ╥ a ╒ ┐ biyy┐ t (RA) in various circumstances. Their services have been divided into two parts; part-I mentions those ╥ a ╒ ┐ biyy┐ t who have been actively engaged in rendering medical services in the era of the prophet (ﷺ), whereas the second part reviews the services of those ╥ a ╒ ┐ biyy┐ t (RA) who provided medical care to the wounded soldiers during battles. Special light has been thrown on services of several ╥ a ╒ ┐ biyy┐ t (RA), their remarkable deeds on the battlefield and their medical skills.

عہد رسالت میں صحابیات نے امور خانہ داری کے ساتھ ساتھ علمی، سیاسی، سماجی اور تفریحی سر گرمیوں، زراعت و شجر کاری، صنعت و حرفت، گلہ بانی غرض مختلف شعبہ ہائے زندگی میں حصہ لیا۔ بلکہ بعض امور میں صحابہ کرام کی بہ نسبت صحابیات کا حصہ کچھ زیادہ ہی دکھائی دیتا ہے۔ ان میں ایک فنِ طب بھی ہے جس میں خواتین کا قابل قدر حصہ نظر آتا ہے، اگرچہ اہل مغرب اس فن کا نقطۂ آغاز دوڈھائی سو سال قبل کا زمانہ اور انگریز خاتون "فلورنس نائیٹنگیل" کو اس علم کا بانی قرار دیتے ہیں جو ۱۸۵۴ـ۵۶ کے دوران کریمیا کی جنگ میں ترکی میں فوجی شفا خانوں کے نرسنگ کے شعبہ کی انچارج تھی اور جہاں اُسے زخمیوں کی کثرت، ناقص صفائی اور بنیادی ضروریات کے فقدان جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا ۔ ۱۸۶۰ء میں اُس نے لندن میں "دی نائیٹنگیل سکول فار نرسز" کے نام سے اپنی نوعیت کے پہلے ادارے کی بنیاد رکھی جس کے باعث اسے نرسنگ کی تاریخ کی عظیم شخصیت قرار دیا گیا[1]۔ رسول اکرمؐ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ کے عہد مبارک میں شعبہ طب کا سنگ بنیاد رکھا جاچکا تھا اور اس میدان میں

* پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، ملاکنڈ یونیورسٹی، دیر

** صدر شعبہ علوم اسلامیہ، ملاکنڈ یونیورسٹی، دیر

عہد رسالت کی خواتین نے پوری مہارت اور لگن کے ساتھ خدمات سر انجام دی تھیں۔ صحابہ کرامؓ میدان جنگ میں دادِ شجاعت دیتے تھے تو صحابیات زخمیوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ کے فرائض انجام دیتی تھیں۔ روایات سوانح، آثار سیرت اور احادیث نبویؐ بتاتی ہیں کہ عہد رسالت ہی سے مسلم خواتین اور صحابیات اس فن میں پیش پیش تھیں۔ بعض غزوات نبویؐ کے واقعات کی ذیل میں اور بعض انفرادی شخصی احوال کی ذیل میں صحابیات کی طبی و جراحی خدمات کے تذکرے جابجا ملتے ہیں۔ ذیل میں عہد رسالت میں خواتین کی طبّی خدمات کا دو پہلوؤں سے ایک مختصر جائزہ لیا گیا ہے: عہد رسالت میں خواتین کو طبّی معلومات اور صحابیات کی میدان جنگ میں زخمیوں کے لیے فوری طبّی امداد۔

عہد رسالت میں خواتین کو طبی معلومات

عہد رسالت میں کئی خواتین کے بارے میں یہ صراحت ملتی ہے کہ انہیں طبی معلومات حاصل تھیں جن کے ذریعے وہ چھوٹے موٹے امراض کا علاج کر لیا کرتی تھیں۔ اگرچہ یہ معلومات ایسی تھیں جیسی آج کل دیہاتی، قصبوں اور شہروں میں بڑی بوڑھی عورتوں کو حاصل ہوتی ہیں لیکن اس زمانے میں جب کہ طب بحیثیتِ فن ابتدائی مرحلے میں تھا، ان کی بہت اہمیت تھی۔ ان خواتین میں سب سے اہم طبیب و جراح حضرت رفیدہؓ الانصاریہ [2] تھیں ان کی عظمت شان اور مہارتِ فن کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ [3] جب غزوہ خندق میں شدید زخمی ہوئے تو رسول اللہؐ نے مسجد نبوی کے صحن میں حضرت رفیدہؓ کا خیمہ لگوایا دیا تھا اور حضرت سعدؓ کو انہیں کے خیمہ میں رکھا گیا تھا تاکہ رسول اللہؐ ان کے قریب سے عیادت کر سکیں۔ ابن ہشام [4] ان کے حوالے سے لکھتے ہیں "كَانَتْ تُدَاوِي الْجَرْحَى، وَتَحْتَسِبُ بِنَفْسِهَا عَلَى خِدْمَةِ مَنْ كَانَتْ بِهِ ضَيْعَةٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ "[5] یہ خاتون عام زخمیوں کا علاج بھی کرتی تھیں اور مسلمانوں کی خدمت کو باعث اجر و ثواب سمجھتی تھیں۔

ابن سعد [6] نے ان کی طبی مہارت اور جراحی کی قابلیت کا بہت شاندار الفاظ میں ذکر کیا ہے: و ھی التی کانت تکون فی خیمۃ المسجد تداوی المرضیٰ والجرحیٰ [7]

اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رفیدہؓ / کعیبہ مستقل جراح و طبیب خاتون تھیں اور ان کا خیمہ مسجد میں مستقل طور سے لگا رہنے سے ثابت ہوا کہ ان کا الگ ہسپتال بھی تھا جہاں وہ علاج کیا کرتی تھیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ [8] کو جن مختلف علوم و فنون میں دست گاہ حاصل تھی ان میں علم طب بھی تھا ان کے بھانجے عروہ بن زبیرؓ [9] فرماتے ہیں " میں نے قرآن، میراث حلال و حرام (فقہ) شاعری، تاریخِ عرب، انساب اور طب میں حضرت عائشہؓ سے زیادہ واقف کار کسی کو نہیں پایا، ایک مرتبہ انہوں نے ام المومنینؓ

سے عرض کی " امّاں جان مجھے آپ کے ذ کاوتِ فہم پر تعجب نہیں ، میں سوچ لیتاہوں کہ آپؓ رسولؐ کی زوجہ اور ابو بکرؓ[10] کی صاحب زادی ہیں مجھے آپ کے اشعار اور ایامِ عرب سے واقفیت پر بھی تعجب نہیں ،میں سوچ لیتاہوں کہ آپ ابو بکرؓ کی بیٹی ہیں جنہیں ان چیزوں کا سب سے زیادہ علم تھا لیکن مجھے طب سے آپ کی واقفیت پر ضرور تعجب ہے آپ کو طب سے واقفیت کیسے حاصل ہو گئی ؟ یہ علم آپ نے کہاں سے سیکھا؟ ام المؤمنینؓ نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا رسول اللہؐ کی خدمت میں مختلف وفود آتے رہتے تھے وہ جو کچھ علاج معالجہ سے متعلق باتیں بتاتے تھے انہیں میں یاد کر لیا کرتی تھی۔ [11]

ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ[12] حبشہ ہجرت کرنے والوں میں شامل تھیں وہاں انہیں بہت سی طبی معلومات حاصل ہو گئی تھیں جن کا وہ استعمال کرتی تھیں اور مختلف امراض میں لوگوں کو ان کا علاج بتایا کرتی تھیں۔ رسول اللہؐ کے مرض وفات میں انہوں نے بعض دواؤں کے ذریعے آپؐ کا علاج کرنے کی کوشش کی تھی۔ [13]

ایک اور قریشی خاتون حضرت شفا بنت عبداللہ [14] جو لکھنا پڑھنا جانتی تھی ، علم طب اور علم دم کے اسرار ورموز سے آشنا تھی۔ روایت ہے کہ جب وہ ہجرت کر کے رسول اللہؐ کے پاس پہنچیں تو عرض کی: یارسول اللہؐ میں زمانہ جاہلیت میں چنبل کا دم کیا کرتی تھی، اسے آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ پھر اس نے دم کے یہ الفاظ سنائے : بِسمِ اللّٰہِ، صلوا صلب جبر تَعَوُّذًا مِنْ أَفْوَاهِهَا فَلا تَضُرُّ أَحَدًا، اللَّهمّ اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اور کہا کہ میں سات مرتبہ عود پر یہ الفاظ پڑھ کر دم کرتی پھر وہ عود کسی صاف ستھرے پتھر پر رگڑ کر اس میں سر کہ ملاتی اور پھوڑے پھنسی پر اس کا لیپ کر دیتی۔[15] رسول اللہؐ سے اجازت پا کر حضرت شفاؓ نے اپنے اس عمل کو جاری رکھا اور دیگر خواتین کو بھی اس کی تعلیم دی۔ حضرت شفاؓ کا امہات المؤ منین کے ہاں بڑا مقام و مرتبہ تھا یہ ام المؤ منین حضرت حفصہؓ[16] کے پاس بیشتر اوقات آتیں اور انہیں لکھنا سکھاتیں۔ رسول اللہؐ نے اسے حکم دیا کہ وہ حضرت حفصہؓ کو پھوڑے کا دم اور لکھنا سکھلائے۔ ابوداوٗد [17] نے شفاؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي :أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُ قْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ۔[18]

غزوات اور میدان جنگ کے سلسلے میں بھی کتب سیرت و تذکرہ میں متعدد خواتین کے نام محفوظ ہیں جنہیں اس فن میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ امام بخاری [19] نے صحیح بخاری کی کتاب الجهاد و السير کے باب " مداوة النساءالجرحیٰ فی الغزوِ " میں حضرت ربیع بنت معوذؓ[20] کی روایت نقل کی ہے "

قالت کنّا مع النبی ﷺ نسقی و نداوِ ی الجرحیٰ و نردُّ القتلیٰ الی المدینۃ " انہوں نے کہا کہ ہم حضورؐ کے ساتھ جہاد میں لوگوں کو پانی پلاتیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور شہداء کو مدینے منتقل کرتیں۔[21]

دوسری جگہ امام بخاری نے باب رد النساء الجرحیٰ والقتلیٰ میں حضرت ربیع بنت معوذؓ کی یہ روایت بھی نقل کی ہے " قالت کنا نغزو مع رسول اللہ ؐ نسقی القوم و نخدمھم و نردُّ القتلیٰ والجرحیٰ الیٰ المدینۃ " ہم حضورؐ کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے ہمارا کام لوگوں کو پانی پلانا، ان کی خدمت کرنا اور مردوں اور زخمیوں کو مدینہ لانا ہوتا۔[22]

امام مسلم حضرت انسؓ[23] کے حوالے سے روایت کرتے ہیں "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا، فَيَسْقِينَ الْمَاءَ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى " رسول اللہؐ حضرت اُم سلیمؓ[24] اور دیگر انصاریہ عورتوں کو جنگ میں لے جایا کرتے تھے۔ عورتیں پانی پلایا کرتی تھیں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔[25]

نجدہ بن عامر حروری[26] نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ[27] کو خط لکھ کر چند مسائل دریافت کئے جن میں سے ایک سوال یہ تھا۔ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ ؟ (کیا رسول اللہؐ عورتوں کی معیت میں جہاد فرماتے تھے؟) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے جواب دیا " رسول اللہؐ عورتوں کی معیت میں غزوات فرماتے تھے۔ عورتیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور ان کو غنیمت میں مناسب حصہ بھی ملا کرتا تھا۔[28]

صحیح بخاری کی کتاب المغازی کے "باب ذکر ام سلیط "([29]) میں روایت ہے وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ » قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تُزْفِرُ لَنَا القِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ -ام سلیط ایک انصاریہ تھیں جنہوں نے رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ام سلیط اُحد کے دن ہمیں پانی کی مشکیں لاد کر دیتیں۔[30]

ام ورقہؓ[31] بنت عبداللہ بن الحارث جو خزرج کے خاندان بنو مالک بن النجار کی ایک عظیم خاتون تھیں۔

اسلام لانے اور بیعت کرنے کے علاوہ قرآن کی جامع بھی تھیں۔ ان کے بارے میں ابن سعد لکھتے ہیں : وکان رسول الله حین غزا بدرا قالت له : تأذن لي فأخرج معك أداوي جرحاكم وأمرض مرضاكم لعل الله يهدي لي شهادة . قال: إن الله مهد لك شهادة . فكان يسميها الشهيدة- غزوہ بدر سے قبل انہوں نے رسول اللہؐ سے درخواست کی تھی کہ مجھے غزوہ میں جانے کی اجازت

مرحمت فرمائیں تاکہ میں آپؐ کے زخمیوں کی دوا کروں اور بیماروں کی تیمارداری کروں اور شاید اللہ مجھے شہادت عطا فرمانے والا ہے اور آپؐ نے ان کا نام شہیدہ رکھا۔[32]

غزوہ احد میں خواتین اسلام کی جانثارانہ شرکت اور دل آویز و دلدوز خدمات کا ذکر متعدد روایات میں ملتا ہے جس میں صحابیاتؓ نے مختلف نوعیت کے کام انجام دیئے ہیں۔ حضرت عائشہؓ اور ام سلیمؓ اپنے پائنچے چڑھائے ہوئے اپنی پیٹھ پر مشکیزے لاتی تھیں اور سپاہیوں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور جب مشکیزے خالی ہو جاتے تھے تو پھر ان کو بھر لاتی تھیں۔ روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ القِرَبَ، وَقَالَ غَيْرُهُ : تَنْقُلاَنِ القِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ "[33]

اس غزوہ میں جب رسول اللہؐ شدید زخمی ہوئے تو حضورؐ کی مرہم پٹی کرنے کا اعزاز خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہؓ[34] کو نصیب ہوا۔ اس حوالے سے صحیح بخاری کی روایت میں ہے۔ كانت فاطمة رضى الله عنها بنت رسول الله صلى الله عليه و سلم تغسله وعلى بن أبي طالب يسكب الماء بالمجن فلما رأت فاطمة أن الماء لا يزيد الدم إلا كثرة أخذت قطعة من حصير فأحرقتها وألصقتها فاستمسك الدم وكسرت رباعيته يومئذ وجرح وجهه وكسرت البيضة على رأسه۔

کہ حضرت فاطمہؓ آپؐ کی صاحبزادی زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ[35] ڈھال میں پانی ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا جوں جوں پانی ڈالتے ہیں خون زیادہ نکلتا آتا ہے تو انہوں نے بورے کا ایک ٹکر الیا اس کو جلا کر زخم پر جما دیا اس وقت خون بند ہوا اسی دن آپؐ کا دانت مبارک توڑا گیا اور آپؐ کا چہرہ مبارک زخمی کیا گیا اور خود آپؐ کے سر پر توڑا گیا۔[36]

یہ روایت اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ حضرت فاطمہؓ مرہم پٹی کرنا جانتی تھیں اور انہیں اس کا بھی علم تھا کہ اگر کسی زخم سے خون بہنا بند نہ ہو تو اسے کیسے روکا جا سکتا ہے۔

حضرت حمنہ بنت جحشؓ[37] نے بھی اسی غزوہ میں کارہائے نمایاں انجام دیے، پیاسوں کو پانی پلایا، زخمیوں کا علاج کرتیں اور ان کو گھر پہنچانے کی خدمات انجام دیں۔ "وَقَدْ كَانَتْ حَضَرَتْ أُحُدًا تَسْقِي الْعَطْشَى وَتُدَاوِي الْجَرْحَى"[38]

حضرت ام عمّارہؓ[39] کا غزوہ احد میں شرکت کا ذکر ابن سعد کچھ یوں کرتا ہے شَهِدَتْ أُمُّ عُمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ أُحُدًا مَعَ زَوْجِهَا غَزِيَّةَ بْنِ عَمْرٍو وَابْنَيْهَا وَخَرَجَتْ مَعَهُمْ بِشَنٍّ لَهَا فِي أَوَّلِ النَّهَارِ تُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَ الْجَرْحَى "ام عمارہؓ بنت کعب اپنے شوہر اور دو فرزندوں کے ساتھ صبح صبح اپنی

مشک (شن) کو لے کر شریک ہوئی، ان کا ارادہ زخمیوں کو پانی پلانے کا تھا۔ اس دن انہوں نے جدال و قتال بھی کیا اور بڑی بہادری اور شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ [40]

حضرت ضمرہ بن سعید المازنیؓ کی جدّہ (دادی) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے خود سنا "نسیبہ بنت کعب (ام عمارہ) کا مقام فلاں فلاں کے مقام سے افضل ہے "۔ رسول اللہؐ نے خود مشاہدہ فرمایا تھا کہ اس دن ام عمارہ نے شدید جنگ کی تھی۔ دوران جنگ ان کو تیرہ زخم لگے۔ مذکورہ راویہ (ضمرہ بن سعید المازنی کی دادی) فرمایا کرتی تھی کہ میں نے خود ابن قمیہ کو دیکھا کہ وہ ام عمارہ کے شانے پر تلوار سے ضربیں لگاتا رہا اور وہی ان کا سب سے بڑا زخم تھا جس کی سال بھر تک علاج و معالجہ ہوتا رہا۔ [41]

غزوہ خیبر میں بھی رسول اللہؐ کے ساتھ متعدد خواتین اسلام تشریف لے گئی تھیں جب غزوہ خیبر کی تیاری شروع ہوئی تو خواتین کے متعدد وفود حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے رسول اللہؐ کے ساتھ جانے کی درخواست کی کہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم جنگوں میں پانی پلانے، کھانا کھلانے اور زخمیوں کی تیمارداری جیسے فرائض انجام دیں۔ حضرت امیہ بنت قیس غفاریؓ [42] نے ہجرت کے بعد اسلام لانے کے بعد بیعت کی اور خیبر کے غزوہ میں پہلی بار شرکت کی۔ ان کا بیان ہے کہ میں بنو غفار کی کچھ عورتوں کے ساتھ حاضر ہوئی اور ہم سب نے رسول اللہؐ کے ساتھ جانے کی خواہش ظاہر کی تاکہ زخمیوں کی علاج و دوا کریں اور اپنی بساط بھر مسلمانوں کی مدد کریں۔ رسول اللہؐ نے اجازت عطا فرمادی اور ہم سب اس غزوہ میں نکلے۔ [43]

حضرت ام سنان [44] بنو اسلم کے قبیلہ سے تھیں ۔غزوہ خیبر کے موقع پر انہوں نے بھی یہی درخواست کی تھی اور رسول اللہؐ نے انہیں اجازت دی تھی۔ یہ بھی خاصی اہم جراح و طبیب خاتون تھیں۔ ان کے پاس ان کے خاندان کی ایک خاص دوا تھی جس سے مریض ٹھیک ہو جاتے تھے۔ [45]

حضرت اُم عطیہ [46] رسول اللہؐ کے ساتھ مختلف غزوات میں شریک ہوئیں اور ہر غزوہ میں کھانا پکانے، سامان کی حفاظت کرنے، مریضوں کی تیمارداری کرنے اور مرہم پٹی کرنے کی شان دار خدمات سرانجام دیں۔ وہ خود فرماتی ہے "غزوت مع رسول اللہؐ سبع غزوات، فکنت اصنع لھم طعامھم و اخلفھم فی رحالھم ،واداوی الجرحیٰ و اقوم علی المرضیٰ "کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی ہوں میں مجاہدین کا کھانا تیار کرتی تھی ان کے خیموں کی نگرانی زخمیوں کی دیکھ بھال اور مریضوں کی خیر خبر میرے ہی ذمہ رہتی تھیں۔ [47]

خلاصہ:

ا: اہل مغرب ہر علم کا نقطہ آغاز دو ڈھائی سو سال قبل کا زمانہ قرار دیتے ہیں اور کسی نہ کسی مرد یا عورت کو اس علم کا بانی اور موٴجد قرار دیتے ہیں ۔ علمِ طب اور نرسنگ کا بھی یہی معاملہ ہے۔ وہ نائٹنگیل نامی انگریز خاتون کو اس علم کا بانی قرار دیتے ہیں کہ اس نے نرسنگ کا پیشہ اختیار کرکے اسے وقار عطا کیا۔واقعہ یہ ہے کہ اس میدان میں عہد رسالت کی خواتین بہت آگے تھیں۔

۲ : آزادی نسواں کی تاریخ پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ مغرب میں عورتوں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے مواقع انیسویں صدی عیسوی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں حاصل ہو سکے۔ اس سے پہلے ان پر اس کے دروازے بند تھے ۔اسی طرح طبی تعلیم حاصل کرنے کا حق بھی عورتیں کافی جدوجہد اور مختلف مراحل کے بعد حاصل کر سکیں ۔جب کہ اسلام کے زیر سایہ خواتین کو تحصیل علم کی آزادی شروع سے حاصل رہی ہے اور اس معاملے میں ان کے ساتھ کسی قسم کی تفریق نہیں برتی گئی ہے۔

۳ : رسول اللہؐ کی غزوات میں خواتین کو شرکت کی اجازت سے ثابت ہوتا ہے کہ صنف نازک بھی مشکل سے مشکل حالات میں کارگزاری دکھا سکتی ہے اور اپنے مردوں کو پشتہ طاقت فراہم کرسکتی ہے ۔

۴ : غزوات میں خواتین کا بنیادی کام غیر جنگی تھا : مریضوں کی دیکھ بھال ، زخمیوں کا علاج معالجہ وتیمارداری اور کھانا پکانے وغیرہ کی خدمات۔

حواشی وحوالہ جات

[1]:نیو انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا، جلد8، صفحہ 705 پندرھواں ایڈیشن

[2]: آپؓ رفیدہ بنت سعد ہیں۔ ان کی خاندانی نسبت کے بارے میں خاصا اختلاف ہے کہ وہ انصاری تھیں یا اسلمی۔ ابن سعد نے ان کا نام کعیبہ بنت سعد بن عتبہ ذکر کیا ہے۔ ہجرت کے بعد بیعت کی۔ غزوہ خیبر میں شرکت کی۔ ابن اثیر، ابوالحسن علی بن ابوالکرم، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ج۷، ص۱۱۱، رقم ۶۹۲۵ و ابن سعد، ابو عبداللہ محمد بن سعد بن منیع، طبقات ابن سعد، ج۸، ص۲۹۱

[3]: آپ ابو عمرو سعد بن معاذ الانصاریؓ ہیں۔ صحابی اور قبیلہ اوس کے سردار ہیں۔ شاگردوں میں عبد اللہ بن مسعودؓ اور انس بن مالکؓ مشہور ہیں۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ج ۲ ص ۴۶۱، رقم ۲۰۴۶ و الذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، ج ۳، ص ۱۷۱

[4]: آپ ابو محمد جمال الدین عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری المعافری ہے۔ تاریخ، انساب، لغۃ اور اخبارِ عرب میں انتہائی ماہر تھے۔ بصرہ میں رہائش اختیار کیا اور مصر میں وفات پائی۔ الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد، الاعلام، ج ۴، ص ۱۶۶

[5]: ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری، سیرت ابن ہشام، ج ۲، ص ۲۳۹

[6]: آپ محمد بن سعد بن منیع البصری ہیں۔ بڑے عالم، حافظ اور مصنف ہیں۔ اساتذہ میں الطیالسی، ابن عیینہ اور وکیع بن جراح جبکہ شاگردوں میں ابن ابی الدنیا اور البلاذری مشہور ہیں۔ تصانیف میں الطبقات الکبریٰ، الطبقات الصغریٰ، اخبار النبی اور الخیل شامل ہیں۔ ۲۳۰ھ۔ ۸۴۴ء کو وفات ہوئے۔ الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج ۹، ص ۶۰ و ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد، لسان المیزان، ج ۷، ص ۳۵۹

[7]: ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۸، ص

[8]: ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکر القرشیہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ ۹ سال قبل ہجری ۶۱۳ء کو مکہ میں پیدا ہوئیں۔ فقیہ صحابیہ ہیں۔ دو ہجری کو رسول اللہؐ سے ان کی شادی ہوگئی۔ آپؓ سے ۲۲۱۰ احادیث کی روایت کی گئی ہیں۔ ۵۷ھ۔ ۶۷۶ء کو وفات ہوئیں۔ قرطبی، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ،، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ۴، ص ۱۸۸۱ و ابن اثیر، اسد الغابہ، ج ۷، ص ۱۸۶، رقم ۷۰۹۳

[9]: آپ ابو عبد اللہ عروہ بن زبیر بن عوام القرشی ہیں۔ تابعی اور ثقہ راوی ہیں۔ شیوخ میں اسامہ بن زید اور بشیر بن سعد جبکہ شاگردوں جعفر بن مصعب اور تمیم بن سلمہ مشہور رہیں۔ ۹۴ھ۔ ۷۱۲ء کو وفات ہوئے۔ الذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۵۰ و الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج ۴، ص ۴۲۱

[10]: آپ ابو بکر عبد اللہ بن ابی قحافہ ہیں۔ نبی کریمؐ سے استفادہ کیا۔ شاگردوں میں انس بن مالکؓ اور جاب بن عبد اللہؓ مشہور ہیں۔ ۱۳ھ۔ ۶۳۴ء کو وفات ہوئے۔ قرطبی، الاستیعاب، ج ۳، ص ۸۷۴، والاصبہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق، معرفۃ الصحابہ، ج ۳، ص ۱۶۹۵

[11]: امام احمد، احمد بن محمد، مسند احمد، ج ۴۰، ص ۴۴۱، رقم ۲۴۳۸۰

[12]: ہند بنت سہیل المعروف بابی امیہ ابن مغیرہ، قرشیہ، مخزومیہ ام المؤمنین ۲۸ھ کو پیدا ہوئیں۔ پہلے شوہر ابو سلمہ بن عبد الاسد المخزومیؓ کی وفات کے بعد ان کا نکاح رسول اللہؐ سے ۴ھ میں ہوا۔ ۶۲ھ کو مدینہ میں وفات پا گئیں۔ الزرکلی، الاعلام، ج ۸، ص ۹۸

[13] امام احمد، مسند احمد، جلد ۴۵، ص ۴۶۰، رقم ۲۷۴۶۹

[14]: شفابنت عبد اللہ بن عبد شمس القرشیہ العدویہ جلیل القدر صحابیہ تھیں۔ فضل و شرف، عقل و دانش کے حوالے سے مشہور و معروف تھیں۔ ہجرت سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ نبی کریمؐ اور حضرت عمر بن خطابؓ سے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۸، ص ۲۶۸ و قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۴، ص ۱۸۶۸ و ابن اثیر، اسد الغابہ، ج ۷، ص ۱۶۲، رقم ۷۰۴۵

[15]: قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۴، ص ۱۸۶۹ و ابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج ۸، ص ۲۰۲

[16]: حفصہ بنت عمر بن خطاب، امہات المومنین میں سے ہیں۔ ۱۸ ھ۔ ۶۰۴ء کو مکہ میں پیدا ہوئیں۔ بعثت نبوی سے پہلا نکاح خنیس بن خذافہ سہمی سے ہوا۔ بعثت کے بعد دونوں مسلمان ہوئے۔ دونوں نے مدینہ ہجرت کی تو اس کے شوہر وفات پا گئے۔ رسول اللہؐ سے ہجرت کے تیسرے سال نکاح ہوا۔ صحیحین میں ساٹھ احادیث آپؓ سے منقول ہیں۔ ۴۵ ھ۔ ۶۶۵ء کو مدینہ میں وفات پائی۔ قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۴، ص ۱۸۱۱ و ابن اثیر، اسد الغابہ، ج ۷، ص ۶۷، رقم ۶۸۵۲ والذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج ۲، ص ۲۲۷

[17]: آپ ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن شداد السجستانی ہیں۔ ۲۰۲ ھ۔ ۸۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ امام احمد بن حنبل اور ابن المدینی وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ آپ ایک بڑے محدث تھے۔ شاگردوں میں الترمذی اور ابو عوانہ وغیرہ مشہور ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں السنن، المراسیل، الزھد اور البحث وغیرہ شامل ہیں ۸۸۸ء کو وفات ہوئے۔ ابن خلکان، ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد، وفیات الأعیان، ج ۲، ص ۴۰۴

[18]: ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، ج ۶، ص ۳۵، رقم ۳۸۸۷

[19]: آپ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری ہیں ۱۹۴ ھ ۸۰۹ء کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ شیوخ میں ابو عاصم النبیل، مکی بن ابراہیم اور عبد اللہ بن موسیٰ جبکہ شاگردوں میں امام ترمذی، ابن ابی الدنیا، ابن خزیمہ مشہور ہیں۔ بڑے محدث ہیں۔ تصنیفات میں الجامع الصحیح، التاریخ، خلق افعال العباد اور الادب المفرد مشہور ہیں۔ ۲۵۶ ھ۔ ۸۶۹ء کو وفات ہوئے۔ الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲، ص ۳۹۱ والزرکلی، اعلام، ج ۶، ص ۳۴

[20]: ربیع بنت معوذ بن عفراء الانصاریہ النجاریہ نبی کریمؐ کی ہجرت سے پہلے اسلام لائی۔ بیعت رضوان میں شریک تھیں۔ عبد اللہ بن محمد ابو عبیدہ بن محمد اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے ان سے روایت کی ہے۔ عبد الملک کے دور خلافت ۷۳ ھ میں وفات پائی۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ج ۷، ص ۱۰۸، رقم ۶۹۱۸ والذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج ۳، ص ۱۹۸ و ابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج ۸، ص ۱۳۲

[21]: امام بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، ج ۴، ص ۳۴، رقم ۲۸۸۲

[22]: امام بخاری، صحیح بخاری، ج ۴، ص ۳۴، رقم ۲۸۸۳

[23]: انس بن مالک بن نضر بن ضمضم نجاری، خزرجی، انصاری، ابو ثمامہ یا ابو حمزہ بلند رتبہ صحابی اور رسول اللہؐ کے خادم تھے۔ مرویات کی تعداد ۲۲۸۲ ہیں۔ مدینہ منورہ میں ۱۰ ھ۔ ۶۱۲ کو پیدا ہوئے۔ بچپن میں اسلام قبول کیا اور رسول اللہؐ کی

وفات تک ان کی خدمت کرتے رہے۔ دمشق اور بصرہ میں وفات پانے والے آپ سب سے آخری صحابی ہیں۔ قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۱، ص ۱۱۰، الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج ۳، ص ۳۹۶ وابن حجر، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج ۱، ص ۲۷۶

[24]: آپؓ ام سلیم بنت ملحان ہیں ۔ سوانح نگاروں نے ان کے مختلف نام ذکر کئے ہیں۔ رمیصا، سہلہ، رمیلہ أنیفہ اور ریثہ۔ مالک بن النضر سے اس نے پہلا نکاح کیا ان کی وفات کے بعد دوسرا نکاح ابو طلحہؓ زید بن سہل سے کیا۔ خادم رسولؐ حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ہیں۔ روایت حدیث کی سعادت حاصل کی ہے۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۸، ص ۴۲۴ و قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۴، ص ۱۹۴۰

[25]: امام مسلم، ابو الحسن القشیری النشاپوری، صحیح مسلم، ج ۵، ص ۱۰۴، رقم ۴۶۸۲

[26]: نجدہ بن عامر الحروری الحنفی خوارج میں نجدیہ فرقہ کا رئیس تھا۔ حروری کی نسبت حروراء کی طرف ہے یہ کوفہ سے دو میل کے فاصلے پر واقع ہے خوارج کی پہلی اجتماع اسی جگہ میں ہوئی تھی۔ ابن زبیرؓ کے دور خلافت ۶۶ھ میں یمامہ گئے۔ پھر اس کے بعد بحرین گئے۔ ابن زبیرؓ کے لشکر نے انہیں قتل کیا تھا۔ الزرکلی، الاعلام، ج ۸، ص ۱۰

[27]: عبد اللہ بن عباس عبد المطلب، قرشی، ہاشمی ۳ھ۔ ۶۱۹ کو پیدا ہوئے۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی، جلیل القدر صحابی ہیں حبر الامت (امت کے عالم) اور ترجمان القران جیسے القاب سے نوازے گئے۔ طائف میں سکونت پذیر تھے اور وہیں ۶۸ھ۔ ۶۸۷ء کو وفات پائی۔ الذہبی، سیر أعلام النبلاء ج ۴، ص ۳۸۰ والزرکلی، اعلام، ج ۴، ص ۹۵:

[28]: امام مسلم، صحیح مسلم، ج ۳، ص ۱۴۴۴، رقم ۱۸۱۲

[29]: ام سلیط ام قیس بنت عبید بن زیاد النجاریۃ ابو سعید خدری کی والدہ ہیں۔ ابو سلیط بن ابی حارثہ سے نکاح کیا۔ بیعت کا شرف حاصل کیا۔ احد خیبر اور حنین میں شرکت کی۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۸، ص ۴۱۹ وابن حجر، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج ۸، ص ۴۰۸

[30] امام بخاری، صحیح بخاری، جلد ۵، ص ۱۰۰، رقم ۴۰۷۱

[31]: ام ورقہ بنت عبد اللہ بن الحارث الانصاریہ خزرج کے خاندان بنو مالک بن النجار کی عظیم خاتون تھیں اسلام لانے اور بیعت کرنے کے علاوہ قران کی جامع تھیں۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۸، ص ۴۵۷ وابن حجر، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج ۸، ص ۴۸۹

[32] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۸ ص ۴۵۷

[33] امام بخاری، صحیح بخاری، ج ۴، ص ۳۳، رقم ۲۸۸۰

[34]: سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ہاشمیہ قرشیہ، سیدہ خدیجہ بنت خویلد کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں۔ نہایت قابل، لائق اور فصیح و بلیغ تھیں۔ ۱۸ سال کی عمر میں سیدنا علیؓ سے ان کی شادی ہوئی۔ سیدنا حسنؓ، حسینؓ اور سیدنا ام کلثومؓ اور زینبؓ کی والدہ محترم ہیں۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ج ۷، ص ۲۱۶، رقم ۱۸۳۷

35: علی بن ابی طالب، ہاشمی، قرشی، نبیؐ کے چچازاد اور داماد تھے۔ چوتھے خلیفہ راشد، سابقون الاوّلون اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ مکہ معظمہ میں ۲۳ھ۔ ۶۰۰ کو پیدا ہوئے اور رسول اللہؐ کے سایہ عاطفت میں پلے بڑھے۔ ۳۵ھ کو خلیفہ منتخب ہوئے۔ ۱۷ رمضان ۴۰ھ۔ ۶۶۱ء کو شہادت پائی۔ قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۳، ص ۱۰۸۹ وابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۴، ص ۴۶۴

36 امام بخاری، صحیح بخاری، ج۵، صفحہ ۱۰۱، رقم ۴۰۷۵

37: ام حبیبہ حمنہ بنت جحش بن ریاب الاسدیہ مصعب بن عمیرؓ کی بیوی اور ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن تھیں۔ ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے پہلے ہی مرحلے میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ رسول اللہؐ سے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ج۷، ص ۷۱، رقم ۶۸۵۷ وابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۸، ص ۸۸

38: ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۸، ص ۲۴۱

39: آپؓ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب مازنی نجاری خزرجی ہیں۔ متعدد غزوات میں شرکت کی تھی۔ بیعت عقبہ ثانیہ ۶۲۲ میں شریک تھیں۔ رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ بیعت رضوان میں بھی شریک تھیں۔ ۱۳ھ۔ ۶۳۴ء کو وفات ہوئی۔ الاصبہانی، معرفۃ الصحابہ، ج۶، ص ۳۴۵۶، رقم ۷۸۶۲ و قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۴، ص ۱۹۴۸

40: ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۸، ص ۴۱۳

41: ایضاً

42: امیہ بنت قیس ابی الصلت الغفاریہ نے ہجرت کے بعد بیعت کی۔ خیبر کے غزوہ میں پہلی بار شرکت کی۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۸ ص ۲۹۳ و ابن اثیر، اسد الغابہ، ج۷، ص ۲۹، رقم ۶۷۴۷

43: واقدی، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد السھمی الاسلمی، المغازی، ج ۲ ص ۶۸۷

44: ام سنان الاسلمیہ نے ہجرت کے بعد بیعت کی۔ مختلف غزوات میں بڑا پر اثر کردار ادا کیا ہے۔ نبی کریمؐ سے احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ابن عباسؓ اور ثبیتہ بنت حنظلہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۸، ص ۲۹۲ وابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج۸، ص ۴۱۱ وابن اثیر، اسد الغابہ، ج۷، ص ۳۳۵، رقم ۷۴۸۳

45 واقدی، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد، المغازی، ج ۲، ص ۶۸۷

46 ام عطیہ نُسیبہ بنت کعب الانصاریہ فقیہ صحابیہ تھیں۔ رسول اللہؐ کے ساتھ مختلف غزوات میں شرکت کی۔ انس بن مالک، محمد بن سیرین اور حفصہ بنت سیرین نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ الاصبہانی، معرفۃ الصحابہ، ج۶، ص ۳۴۵۵ و قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۴، ص ۱۹۴۷ واسد الغابہ، ج۶ ص ۳۶۷

47 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ص ۴۴۵

مراجع و مصادر

ا: ابن اثیر، ابوالحسن علی بن ابوالکرم، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، تحقیق : علی محمد معوض اور عادل احمد عبد الموجود، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۴

۲: ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ،، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۹۹۵

۳: ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی بن محمد، لسان المیزان، تحقیق: دائرۃ المعرف النظامیہ الہند، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات بیروت لبنان ۱۹۷۱

۴: ابن خلکان، ابوالعباس شمس الدین احمد بن محمد، وفیات الأعیان، تحقیق: احسان عباس، دار صادر بیروت، ۱۹۰۰

۵: ابن سعد، ابو عبداللہ محمد بن سعد بن منیع،، طبقات ابن سعد تحقیق: احسان عباس، دار صادر بیروت، ۱۹۶۸

۶: ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک، سیرت ابن ہشام، تحقیق: مصطفیٰ السقا، مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، ۱۹۵۵

۷: ابو داؤد، سنن ابی داؤد، ابو داؤد سلیمان بن اشعث، تحقیق: شعیب الارنؤوط و محمد کامل، دار الرسالۃ العالمیۃ

۸: احمد، مسند احمد، احمد بن محمد، تحقیق: شعیب الارنؤوط، مؤسسۃ الرسالہ، ۱۹۹۹

۹: الذہبی، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۱۴۱۹ھ-۱۹۹۸

۱۰: الذہبی، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، تحقیق: مجموعۃ من المحققین باشراف شعیب الارنؤوط، مؤسسۃ، ۱۴۰۵ھ-۱۹۸۵ء

۱۱: الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد، الاعلام، دار العلم للملایین، ۲۰۰۲ء

۱۲: الاصبہانی، ابو نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق، معرفۃ الصحابہ، تحقیق: عادل بن یوسف العزازی، دار الوطن للنشر الریاض، ۱۴۱۹ھ-۱۹۹۸ء،

۱۳: امام بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر الناصر، دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ-۲۰۰۱ء

۱۴: امام مسلم، صحیح مسلم، ابوالحسن القشیری النشاپوری، ترجمہ: علامہ وحید زمان، خالد پبلشرز لاہور، ۲۰۰۴

۱۵: قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابو عمر یوسف بن عبداللہ، تحقیق : علی محمد البجاوی، دار الجیل بیروت، ۱۴۱۲ھ-۱۹۹۲،۶

۱۶: واقدی، المغازی، ابو عبداللہ محمد بن عمر بن واقد السہمی الاسلمی، تحقیق: مارسدن جونس، دار الاعلمی بیروت، ۱۹۸۹ھ-